اسلام اور مغرب کے درمیان

پل کی تعمیر

(۱)

مسلم سجاد

مختصر ہوتی ہوئی دنیا میں فاصلے سمٹنے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اسلام اور مغرب کچھ زیادہ ہی آمنے سامنے آگئے ہیں۔ مسلم ممالک میں مغرب شاید اتنا بڑا موضوع نہیں ہے جتنا مغرب میں اسلام۔ اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے مستقبل کے مسائل کا اتنا شعور نہیں ہے جتنا مغرب کو ہے اور دوسری یہ کہ مغرب میں رسل و رسائل کے ذرائع جس انتہا تک پہنچ گئے ہیں، مسلمان ملک کا ایک راہ چلتا شہری اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر خبریں، مضامین اور مذاکرے ہی نہیں، علمی مجالس، جامعات میں تحقیقی مقالے، مغرب کے اپنے اور مسلم ممالک کے وہ تازہ ترین حالات اور تجزیے پیش کرتے ہیں جن کی کوئی جھلک مسلم ممالک کے اپنے ذرائع ابلاغ پر نظر نہیں آتی۔ (الجزائر سی این این کے لیے موضوع ہے، پی ٹی وی کو اس کے لیے فرصت نہیں)۔

تین سال قبل پرنس چارلس نے اسلام اور مغرب کے حوالے سے اسلام کے لیے ایک ہمدردانہ تقریر کی تھی جس کا ترجمہ "ترجمان القرآن" میں جنوری ۹۴ کو شائع ہوا۔ عموماً مسلم دنیا میں اس کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا گیا۔ لیکن مغرب میں ایسا نہیں ہوا۔ مغرب میں جب اسلام کے لیے کوئی ہمدردانہ تحریر شائع ہو تو آزادی نسواں کی علم بردار خواتین، لبرل عناصر اور عیسائی اپنے اپنے موقف کے مطابق ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں لیکن اکثریت ان کی ہوتی ہے جو مسلمانوں کی کسی عالمی سازش پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کا ایک اظہار ناٹو کے سابق سیکرٹری کا وہ مشہور بیان ہے کہ کمیونزم کے بعد اب اسلام ہمارا عالمی دشمن ہے۔ اس پس منظر میں پرنس چارلس کی یہ کوشش، کہ اسلام کو سمجھنے میں تاریخی شعور اور اعتدال کو سامنے رکھا جائے، نہایت

ک3

اسلام اور مغرب کے درمیان

پُل کی تعمیر

(۱)

مسلم سجاد

مختصر ہوتی ہوئی دنیا میں فاصلے سمٹنے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اسلام اور مغرب کچھ زیادہ ہی آمنے سامنے آ گئے ہیں۔ مسلم ممالک میں مغرب شاید اتنا روز کا موضوع نہیں ہے جتنا مغرب میں اسلام۔ اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے مستقبل کے مسائل کا اتنا شعور نہیں ہے جتنا مغرب کو ہے اور دوسری یہ کہ مغرب میں رسل و رسائل کے ذرائع جس انتہا تک پہنچ گئے ہیں' مسلمان ملک کا ایک راہ چلتا شہری اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ اخبارات' ریڈیو اور ٹی وی پر خبریں' مضامین اور مذاکرے ہی نہیں' علمی مجالس' جامعات میں تحقیقی مقالے' مغرب کے اپنے اور مسلم ممالک کے وہ تازہ ترین حالات اور تجزیے پیش کرتے ہیں جن کی کوئی جھلک مسلم ممالک کے اپنے ذرائع ابلاغ پر نظر نہیں آتی۔ (الجزائر سی این این کے لیے موضوع ہے' پی ٹی وی کو اس کے لیے فرصت نہیں)۔

تین سال قبل پرنس چارلس نے اسلام اور مغرب کے حوالے سے اسلام کے لیے ایک ہمدردانہ تقریر کی تھی جس کا ترجمہ' ترجمان القرآن میں جنوری ۹۴ کو شائع ہوا۔ عموماً مسلم دنیا میں اس کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا گیا۔ لیکن مغرب میں ایسا نہیں ہوا۔ مغرب میں جب اسلام کے لیے کوئی ہمدردانہ تحریر شائع ہو تو آزادیٔ نسواں کی علم بردار خواتین' لبرل عناصر اور عیسائی اپنے اپنے موقف کے مطابق ردِعمل ظاہر کرتے ہیں لیکن اکثریت ان کی ہوتی ہے جو مسلمانوں کی کسی عالمی سازش پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کا ایک اظہار ناٹو کے سابق سیکرٹری کا وہ مشہور بیان ہے کہ کمیونزم کے بعد اب اسلام ہمارا عالمی دشمن ہے۔ اس پس منظر میں پرنس چارلس کی یہ کوشش' کہ اسلام کو سمجھنے میں تاریخی شعور اور اعتدال کو سامنے رکھا جائے' نہایت

کیتھرین نے خالص عورتوں والے انداز میں (خواتین سے معذرت کے ساتھ) جلی کٹی سناتے ہوئے کہا: چارلس کو تو واقعی اسلام میں بہت کشش محسوس ہونا چاہیے اس لیے کہ قرآنی تعلیمات پر عمل ہوتا تو ڈیانا کے ساتھ اس کے مسائل یہ شکل اختیار نہ کرتے۔ کسی عقلی دلیل سے پرنس کے لیے کسی امتیازی مقام یا خصوصی اختیارات کا جواز تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لیے اسے مغرب کی روشن خیالی کے مقابلے میں اسلام کی غیر معقولیت میں اپیل محسوس ہوتی ہے۔ پرنس کے لیے موٹر کاریں' اس کا ذاتی جہاز' اس کے پسندیدہ بسکٹ پیک کرنے کی مشینیں ---- سب جدید مادیت نے اسے دی ہیں مگر وہ کہتا ہے کہ ہمیں اسلام کا مطالعہ کرنا چاہیے! پرنس کو آیندہ سال کویت' بحرین' قطر' بنگلہ دیش اور سعودی عرب کے دورے پر جانا ہے' کیتھرین لکھتی ہے کہ پرنس نے شاید کوئی ضمانت حاصل کی ہو گی کہ وہاں اس پر شریعت کا اطلاق نہ ہو اور اسے سنگسار نہ کر دیا جائے۔ (یہاں اس نے زنا کی سزا والی آیت نقل کی ہے کہ پرنس نے ضرور یہ پڑھی ہو گی)۔ وہ کہتی ہے کہ اسلام ایسا مذہب نہیں جس میں ادھر ادھر ہونے کی گنجایش ہو' جو اس کے احکامات نہیں مانے گا وہ سیدھا جہنم میں جائے گا' خواہ عیسائی ہو' یا یہودی ---- وہ کہتی ہے کہ اسلام کی تاریخ میں بہت کچھ قابل قدر ہے۔ شرعی قوانین اور مرد و زن کی عدم مساوات کو جانے دیں' تصوف کا حسن' علمی روایت' فلسفہ' طب' ریاضی اور علم نجوم میں ان کی خدمات کا سب اعتراف کرتے ہیں اور اب ایسے مسلمان بھی ہیں جو معقول اور روادار ہیں اور عدم مساوات میں یقین نہیں رکھتے' لیکن یہ کون سا موقع تھا' اسلام کی تعریف کرنے کا!

اس وقت تو طالبان نے افغانستان میں عورتوں کو گھروں میں قید کر دیا ہے' لڑکیوں کو تعلیم سے محروم کر دیا ہے اور شطرنج' موسیقی ہر چیز پر پابندی لگا دی ہے۔ چوروں کے ہاتھ کاٹے جا رہے ہیں۔ شادی کے علاوہ جنسی تعلق قائم کرنے والوں کو سنگسار کیا جا رہا ہے۔ آنکھوں اور پنڈلیوں کو کھلا رکھنے پر عورتوں کو زد و کوب کیا جا رہا ہے۔ الجزائر میں اسلامی مجاہد' اپنی ہم مذہب عورتوں کی عصمت دری کر رہے ہیں۔ سوڈان میں عیسائی بچے اغوا کر کے مسلمان کیے جا رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ان باتوں کو مذہب کے مہذب پیروکاروں کے عمل سے کنفیوز نہ کیا جائے لیکن اسلام کے تاریک گوشوں میں روشنی کی کرنیں نہیں پہنچ رہی ہیں اور معتدل ممالک بھی بنیاد پرستی کی زد میں ہیں۔ بے نظیر کے پاکستان میں روزانہ ایک عورت چولہا پھٹنے سے ہلاک ہوتی ہے۔ مصر میں عدالت نے پروفیسر اور اس کی بیوی کو طلاق کا حکم دیا کہ اس کی قرآن کی تشریح نے اسے کافر بنا دیا ہے۔ کویت میں ہمارے حلیفوں نے ایک تاجر کو اس لیے سزائے موت دی کہ اس نے عیسائیت قبول کر لی تھی۔ سعودی عرب میں ایک شامی کو اس لیے قتل کر دیا گیا کہ وہ جادو ٹونا کرتا تھا۔